

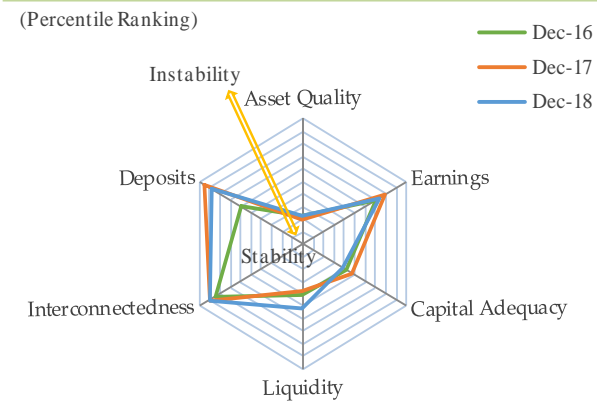
3.1 شعبہ بینکاری کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

2018ء کے دوران مشکل کئی مالی و معاشی حالات کے باوجود شعبہ بینکاری نے لچکداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت مزید بہتر ہو گئی ہے، فنڈ پر مبنی سیالیت اطمینان بخش سطح پر رہی ہے اور شعبہ بینکاری میں باہمی ارتباط کی صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ مالکاری کی نمو میں اضافہ ہوا ہے جبکہ غیر فعال قرضوں کے تناسبات 2008ء کے بعد سے پست ترین سطح پر ہیں لیکن غیر فعال قرضوں کی مقدار بڑھ چکی ہے۔ ڈپازٹس کچھ سست رفتاری کے باوجود فنڈنگ کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ منافع آوری میں کمی کی رفتار سست ہوئی ہے جبکہ سودی آمدنی پر انحصار بڑھ گیا ہے۔ آگے چل کر قرض، بازار اور دیگر ابھرتے ہوئے خطرات (جیسے انسداد منی لانڈرنگ/دہشت گردی کی مالکاری اور سائبر سیکورٹی) سے بینکاری کے شعبے کو خاصے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ڈپازٹس کی نمو میں سست رفتاری کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو ایسی صورت میں بینکوں کو بھی فنڈنگ میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

باہمی ارتباط کی سطح گذشتہ برس جتنی جبکہ بلا ضمانت قرض گیری اور قرض گاری کے حجم میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت میں مزید مضبوطی آئی ہے اور شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 16.2 فیصد تک پہنچ گئی ہے جو کم از کم عالمی اور مقامی معیارات دونوں سے کافی زیادہ ہے۔ البتہ چند چھوٹے بینکوں کو سیالیت اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے محاذوں پر دشواریوں کا سامنا ہے۔

شعبہ بینکاری میں بڑے خطرات کی مجموعی صورت حال بہتر ہو گئی ہے جس کی عکاسی شعبہ بینکاری کے استحکام کے نقشے (BSSM) اور شعبہ بینکاری کی کمزوری کے اشاریے (BSVI) سے ہوتی ہے (چارٹ 3.1.2 اور 3.1.3)۔

چارٹ 3.1.2: شعبہ بینکاری کے استحکام کا نقشہ



Source: SBP

1- اٹاٹھ جاتی صحت

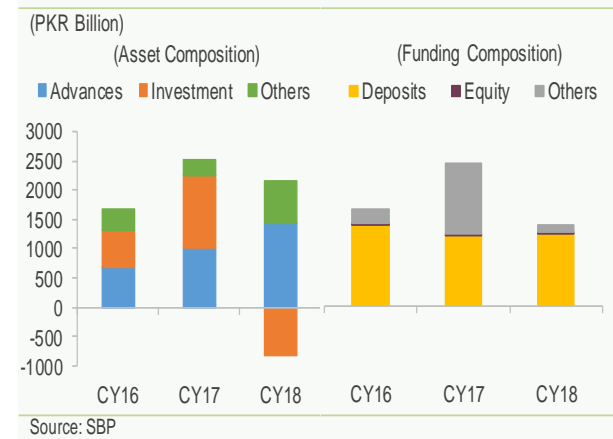
پاکستان کے شعبہ بینکاری میں خطرہ قرض کا بڑا حصہ قرضوں سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ نجی شعبے کے قرضہ جاتی تمسکات میں بینکوں کا اکتشاف محدود ہے (جیسے میعاد مالکاری سرٹیفکیٹس، صلک، ڈبچرز وغیرہ)۔ علاوہ ازیں خاصی مقدار میں ملکی حکومتی تمسکات کو تحویل میں رکھنا صرف خطرہ بازار کا حامل ہوتا ہے کیونکہ بازل سوم میں کفایت سرمایہ کے قواعد کے تحت اسے خطرہ قرض میں صفر وزن دیا جاتا ہے۔

شعبہ بینکاری دشوار کئی مالی حالات سے بخوبی عہدہ برآ ہوا ہے۔۔۔

2018ء میں شعبہ بینکاری کئی مالی دشواریوں سے بخوبی عہدہ برآ ہوا ہے اور اس کی کارکردگی اور صحت پر بہت کم اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

شعبہ بینکاری کے اثاثوں کی نموست ہو گئی ہے جس کا اہم سبب طویل مدتی حکومتی بانڈز کی خالص عرصیت کی تکمیل ہے۔ لہذا جو سیالیت حاصل ہوئی اس نے امانتوں (ڈپازٹس) کی نمو میں اعانت کے ہمراہ نہ صرف بینکوں کو اس قابل بنادیا کہ وہ بلند لاگتی قرضوں کی طلب کو پورا کر سکیں بلکہ ان کی قرض گیری میں بھی کمی آگئی (چارٹ 3.1.1)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ قرضوں کی فراہمی وسیع البنیاد رہی اور معیشت کے مختلف شعبوں نے استفادہ کیا جس کے نتیجے میں ”قرضوں اور امانتوں“ کا تناسب بڑھ گیا۔ اٹاٹھ جاتی معیار میں ملاجارحجان دیکھا گیا اور غیر فعال قرضوں کے حجم میں اضافے کے باوجود ان قرضوں کے تناسب میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔

چارٹ 3.1.1: شعبہ بینکاری کے اثاثوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (ہزاروں)



Source: SBP

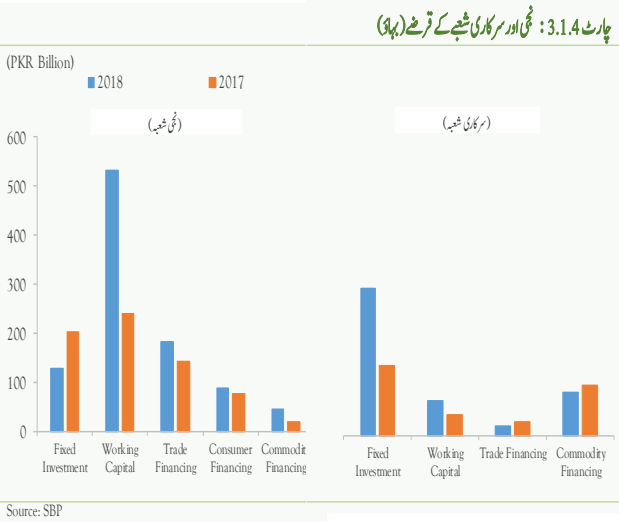
سال کے دوران شعبہ بینکاری کی نفع یابی میں اعتدال کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم کمی کی رفتار سست ہوئی ہے جس کا سبب قرضوں میں مضبوط نموستے حاصل ہونے والی سودی آمدنی کے حجم میں اضافہ اور شرح سود کا بڑھنا ہے۔

ناقص قرضے (bad loans) الیکٹرانکس آلات اور گاڑیوں کے شعبے کے ساتھ ساتھ افراد سے متعلق ہیں۔ مزید برآں، بیرونی کاروبار کے غیر فعال قرضوں کے پاکستانی روپے میں اضافے کا ایک سبب ملکی کرنسی کی قدر میں کمی ہے۔

--- لیکن قرضوں کی نمو بڑھ رہی ہے ---

2018ء کے دوران قرضوں میں نمو کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ 2018ء میں قرضوں میں 21.3 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ 2017ء میں 16.9 فیصد بڑھے تھے۔ زیادہ تر تحریک ملکی قرضوں سے ملی ہے (نجی اور سرکاری دونوں)۔ اس کے نتیجے میں قرضوں اور ڈپازٹ کا تناسب بڑھ کر 55.8 فیصد تک پہنچ گیا ہے جو 2011ء کی چوتھی سہ ماہی سے اب تک اس کی بلند ترین سطح ہے۔

ملکی نجی شعبے میں قرضوں کے بہاؤ میں تیزی سے 20.0 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کارپوریٹ اداروں، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں، صارفین اور اجناس کی سرگرمیوں کے لیے فراہم کیے گئے۔ جاری سرمائے کے قرضوں میں مضبوط نمو ہوئی ہے اور اس کے بعد دوسرا نمبر تجارتی مالکاری کا ہے (چارٹ 3.1.4)۔ شعبہ دار سب سے زیادہ نجی قرض ٹیکسٹائل، غذائی ایشیا اور مشروبات، سینٹ، توانائی کی ترسیل اور پیداوار، کیمیکلز، ریسٹ اسٹیٹ وغیرہ میں لیا گیا۔



سرکاری شعبے کے قرضوں میں 28.5 فیصد اضافہ ہوا ہے اور ان میں بڑا حصہ معین سرمایہ کاری قرضوں کا ہے جو ریاستی ملکیت میں پاور ہولڈنگ پرائیویٹ لمیٹڈ (پی ایچ پی ایل) کے ذریعے گردش قرضے کی چٹائی، پروجیکٹ میں توسیع اور توازن کاری، جدت طرازی اور تبدل (BMR) کے لیے حاصل کیے گئے (چارٹ 3.1.4)۔

شعبہ بینکاری کے قرضوں میں غیر فعال قرضے بڑھ گئے ہیں۔۔۔ 2011ء تا 2017ء کے دوران غیر فعال قرضے 600 ارب روپے کے ارد گرد رہے تھے تاہم 2018ء کے اختتام تک یہ 14.7 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 679 ارب روپے تک پہنچ چکے ہیں۔ اضافے کی وجوہات میں نئے غیر فعال قرضے اور نقد رقوم کی بازیابی کی کم سطح شامل ہیں۔

چارٹ 3.1.3: شعبہ بینکاری کی ضرر پذیری کا اشاریہ



اندرون ملک بیشتر غیر فعال قرضے چینی، زراعت، توانائی کے شعبوں میں ترسیل اور پیداوار کے ساتھ افراد کے زمروں میں سامنے آئے ہیں۔ مارکیٹ میں چینی کی کم قیمت اور اس شعبے میں بھاری اکتشاف رکھنے والے ایک کارپوریٹ گروپ کے خلاف جاری قانونی کارروائی بھی چینی کے شعبے میں قرضوں کی اس درجہ بندی میں شمولیت کا سبب بنی ہے۔ چینی کے کارخانوں کی جانب سے گنے کی خریداری اور پیکل کاری میں ہونے والی تاخیر نے کاشت کاروں کی بینکوں کے مالی واجبات کی بروقت ادائیگی کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔

زراعت کے شعبے میں بھی غیر فعال قرضے بڑھنے کی وجوہات میں پانی کی قلت اور خشک سالی کے سبب یا فتوں میں کمی، خریداری کرنے والی حکومتی ایجنسیوں کی جانب سے خریدنے میں تاخیر، حکومتی اعلان کے مطابق ”آفت زدہ علاقہ“ میں نادہنگی، پاکستانی روپے کی قدر گرنے سے خام مال (جیسے بیج، کھاد، کیڑے مار ادویات، بجلی اور پیٹرولیم مصنوعات) کی قیمتوں میں اضافہ شامل ہیں۔

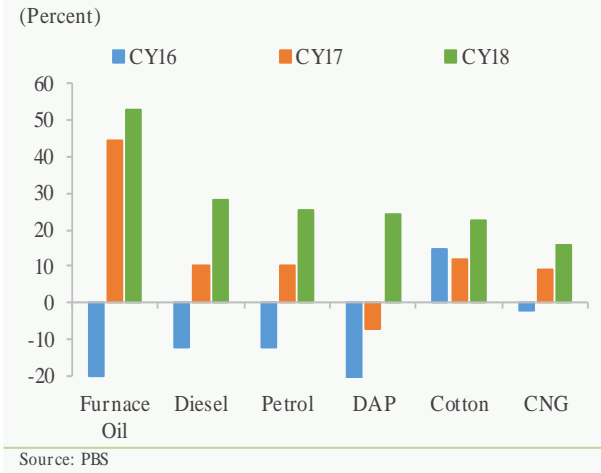
ملکی نادہنگیوں کے علاوہ 2018ء کے دوران غیر فعال قرضوں کی رقوم میں شعبہ بینکاری کے بیرونی کاروبار کا حصہ 39 فیصد رہا ہے۔ ان میں سے بیشتر رقوم خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں کچھ بینکوں کے اکتشافات سے متعلق ہیں۔ ان میں سے بیشتر

تاہم قرضوں میں اضافہ احتیاط کا متقاضی ہے۔۔۔

درج ذیل عوامل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قرضوں کی نمو کو محتاط انداز میں دیکھنے کی ضرورت ہے:

(الف) جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافے کا اہم سبب پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث خام مال کی قیمتوں کا بڑھنا ہے (چارٹ 3.1.5)۔ یہ بات اشیا سازی کے شعبے میں حقیقی معاشی سرگرمی کی سست رفتاری سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ 2018ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں صرف 1.4 فیصد نمو ہوئی ہے۔

چارٹ 3.1.5: اہم خام مال کی قیمتوں میں نمو (سالانہ اوسط)



(ب) نجی شعبے کی معین سرمایہ کاری گذشتہ چند برسوں کے دوران مسلسل اضافے کے بعد 2018ء میں سست ہو کر 7.4 فیصد ہو گئی ہے جو 2017ء میں 15.2 فیصد تھی۔ یہ سست رفتاری وسیع البینا اور مختلف شعبوں میں دیکھنے میں آئی ہے جن میں ٹیکسٹائل، تعمیرات، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری، مواصلات، کیمیائی اور کیمیکل مصنوعات شامل ہیں۔ طلب میں کمی کی وجوہات یہ ہیں: (i) سخت مالی و معاشی حالات (ii) سی بیک کے ضمنی منصوبوں (پیشتر انفراسٹرکچر اور بجلی کے) کی تکمیل اور (iii) سرمایہ کاروں کے کمزور احساسات۔¹¹⁵

(ج) بھرپور سیالیت نے نہ صرف بینکوں کو کم مارجن پر قرضوں کی پیشکش کرنے کی ترغیب دی ہے بلکہ قرضے کے اوسط حجم میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔¹¹⁶،¹¹⁷ قرضے دینے میں مسابقت کی بلند سطح کی وجہ سے بینکوں نے کابور تک پر قرضوں کی پیشکش کی ہے، جس کا مطلب ہے کہ بینکوں نے اپنے بین الینک اکٹشافات (جو کہ خطرے کی انڈر پرائسنگ ہے) کے لیے مساوی شرح پر اپنے کارپوریٹ صارفین کا خطرہ قرض مول لے لیا ہے۔¹¹⁸ اگرچہ نجی کاروباری قرضوں کی درخواستیں 2017ء کے 1.33 ملین سے کم ہو کر 2018ء کے دوران 0.76 ملین رہ گئی ہیں لیکن قرضے کا اوسط حجم دگنے سے زیادہ ہو گیا ہے (2017ء کے 3,389 روپے سے بڑھ کر 2018ء میں 6,887 روپے ہو گیا)۔

(د) زیر جائزہ برس کے دوران توانائی کے شعبے میں پیداوار اور ترسیل میں قرضوں کی بلند طلب دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم سرکاری شعبے کے قرضوں کے بڑے حصے سے گردش قرضے اور وفاقی حکومت کی جانب سے ایک صوبائی حکومت کو پانی سے متعلق ادائیگیوں کی چھتائی کی گئی جس میں پی ایس ایز میں سے ایک ادارے کو فنڈز کی ترسیل کے لیے استعمال کیا گیا۔

(ه) صارفین کی مالکاری میں 14.4 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ ذاتی قرضوں کا بڑھنا ہے۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران صارفین کی مالکاری میں کاروں کے قرضوں کی نمو کا کلیدی حصہ رہا ہے تاہم نان فائلرز کے گاڑیوں کی خریداری / رجسٹریشن پر پابندی ان قرضوں کی سست رفتاری کا باعث بنی ہے۔

غیر فعال قرضوں کے مقابلے میں قرضوں کی بلند نمو انفیکشن تناسب میں کمی کا باعث ہے۔۔۔

غیر فعال قرضوں کے مقابلے میں قرضوں کی بلند تناسب نمو کے باعث مجموعی غیر فعال قرضوں کا تناسب 2018ء کے آخر تک کم ہو کر 8.0 فیصد رہ گیا جو 2017ء میں 8.3 فیصد تھا۔ یہ کمی چینی کے سوا بیشتر کلیدی شعبوں میں نمایاں ہے (شکل 3.1.6)۔

¹¹⁷ نئے قرضوں پر بہ وزن اور شرح قرض گاری (علاوہ صفر مارک اپ اور بین الینک) اور نئے ڈپازٹ پر بہ وزن اور شرح ڈپازٹ (علاوہ صفر مارک اپ اور بین الینک) کے درمیان اوسط ماہانہ تفاوت 2017ء کے 4.13 فیصد سے کم ہو کر 2018ء میں 4.08 فیصد ہو گیا ہے۔

<http://www.sbp.org.pk/ecodata/Lendingdepositrates.pdf>

¹¹⁸ ماخذ: پاکستانی معیشت کی کیفیت: مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

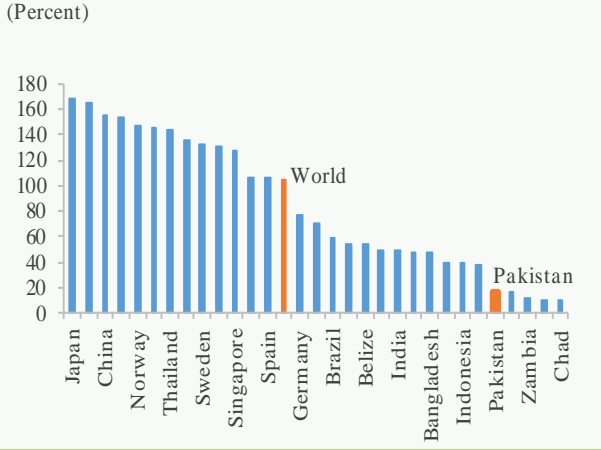
<http://www.sbp.org.pk/reports/quarterly/fy19/First/Chap-3.pdf>

¹¹⁵ اور سیز او ایٹر چیئرمین آف کامرس کی جانب سے مئی اور دسمبر میں بائز تیب منعقد کیے جانے والے کاروباری اعتماد اشاریے سروے کے 16 ویں اور 17 ویں مرحلے دونوں میں کاروباری اعتماد کے مجموعی اسکور میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ اسی طرح، اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے سے بھی اپریل 18ء (پہلا شائع شدہ سروے) اور اپریل 19ء میں کاروباری اعتماد میں بگاڑ کی نشاندہی ہوتی ہے۔

¹¹⁶ اضافی سیالیت کی وجہ سے شینیز زرغ اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اوسط انحراف 2018ء میں صرف 0.003 پی پی پی ایس جبکہ 2017ء میں 6.4 پی پی پی ایس تھا، (ب) ہفتہ وار ڈیٹا 2017ء (1.09 ٹریلین روپے) کے مقابلے میں 2018ء (1.22 ٹریلین روپے) میں نقد رقم کے واجب الادا اسٹاک اور بینکوں کے دیگر بینکوں کے پاس بیلنس (بشمول ٹریژری بینک) کی بلند اوسط سطح کو ظاہر کرتا ہے۔

پاکستان میں یہ تناسب 2015 تا 2017 فیصد رہا ہے اور 2007ء میں بڑھ کر 29.66 فیصد کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا تھا۔ یہ فی الوقت صرف 17.24 فیصد پر ہے۔

چارٹ 3.1.9: ملک دار قرضوں اور جی ڈی پی کا تناسب



Source: World Bank

(ب) نظامی خطرے کا غالب ذریعہ جس میں ریئل اسٹیٹ ضمانتوں کی قیمتیں اور قرضوں میں توسیع ایک دوسرے کو تقویت بہم پہنچاتے ہیں (جیسے 2006-07ء کے عالمی مالی بحران میں ہوا)، وہ پاکستان میں کمزور ہے۔ رہن قرضے جی ڈی پی کا صرف 0.25 فیصد بنتے ہیں اور ملکی قرض گاری کے جزدان میں ان کا حصہ معمولی 1.07 فیصد ہے۔ رہائشی ریئل اسٹیٹ ضمانتیں بینکاری اکتشاف کے صرف 11.3 فیصد کے لیے ہیں (چارٹ 3.1.10)۔¹²²

(ج) محدود سرحد پار اکتشاف (قرض گاری اور قرض گیری دونوں) سے ملکی مالی نظام کو سرمائے کے بے ترتیب پھیلاؤ کے اثرات سے بچانے میں مدد ملتی ہے۔

(د) ضوابطی ساخت کافی وسیع ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی ضوابطی حدود میں بالخصوص شعبہ بینکاری اور بالعموم مالی نظام کی صحت بڑھانے کے لیے بہترین عالمی روایات کو نافذ کیا ہے۔¹²³ مزید برآں، اسٹیٹ بینک ”مالی استحکام کے نظام کو مضبوط بنانے“ کے اپنے تزویراتی مقصد کے سلسلے میں ایک مؤثر معاشی محتاطیہ پالیسی فریم

¹²² جدول 3.11 ”اسٹیٹ بینک کا شماریاتی لیٹن، فروری 2019ء، جدول 3.11 ”وعدہ شدہ تمسکات کے لحاظ سے قرضے، جدولی بینکوں کی درجہ بندی)۔

http://www.sbp.org.pk/reports/stat_reviews/Bulletin/2019/Feb/BankinSystem.pdf

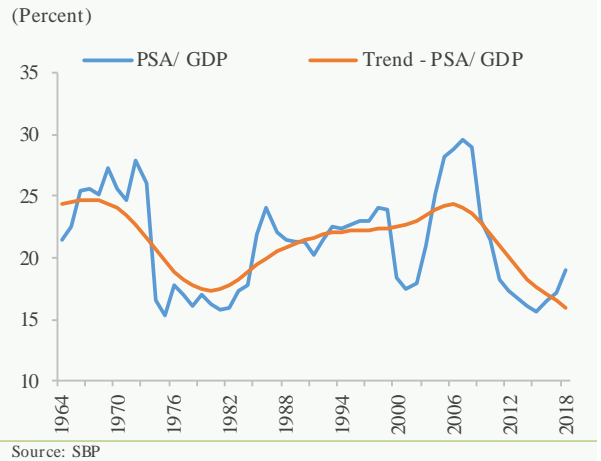
¹²³ مثلاً، ہائل سوم سرمایہ اور سیالیت کے معیارات۔

سود کے خرچ میں اضافے کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ کارپوریٹ منافع آوری میں کمی قرض گیریوں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو بگاڑنے اور غیر فعال قرضوں میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔ عموماً شرح سود میں اضافے اور اس کے نتیجے میں غیر فعال قرضوں میں اضافے کے درمیان چار سے چھ ماہیوں کا عرصہ لگتا ہے۔¹¹⁹

قرضوں میں مسلسل نمو کے باوجود موافق گردش نظامی خطرہ کمزور ہے ---

گذشتہ چند برسوں میں قرضوں میں نمو کی رفتار اور حالیہ معاشی سست رفتاری پاکستان کے شعبہ بینکاری میں موافق گردش نظامی خطرے کی جانچ کی متقاضی ہے۔¹²⁰، ¹²¹ موافق گردش نظامی خطرے کی جانچ کے لیے عام طور پر استعمال ہونے والے اظہاریے قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب سے اس کے طویل مدتی رجحان کے مقابلے میں پتہ چلتا ہے کہ یہ فرق مثبت ہو گیا ہے اور اس میں اضافہ ہو رہا ہے (چارٹ 3.1.8)۔

چارٹ 3.1.8: نجی شعبے کے قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب



Source: SBP

البتہ ایک حد سے آگے نہیں بڑھے ہیں کیونکہ:

(الف) پاکستان میں قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب کی سطح بذات خود اپنے ہمسر ممالک کے مقابلے میں اتنی زیادہ بلند نہیں ہے (چارٹ 3.1.9)۔ تاریخی طور پر

¹¹⁹ اسٹیٹ بینک کے تخمینے ویکٹر آؤرگریسیو ماڈلز پر مبنی ہیں۔

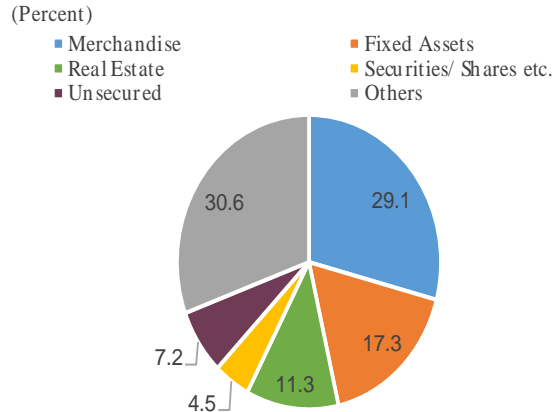
¹²⁰ نظامی خطرہ نظام کی جزوی یا مکمل ضرر پذیری کے باعث مالی خدمات کی فراہمی میں بڑے پیمانے کے تعطل سے متعلق ہے، جن کے حقیقی معیشت کے لیے منفی مضمرات ہو سکتے ہیں۔ اس کے دو اہم اجزا ہیں: (الف) گردش موافق نظامی خطرہ وقت گزرنے کے ساتھ پیدا ہونے والی کمزوریاں اور (ب) ساختی نظامی خطرہ: ایک خاص وقت پر مالی نظام میں باہمی ارتباط اور خطرے کی تقسیم سے پیدا ہونے والے مسائل۔

¹²¹ آئی ایم ایف، بی آئی ایس اور ایف ایس بی کے مطابق اگر بینک معیشت کو قرضے فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہوں تو عام طور پر بینکاری نظام کے گردش نظامی خطرہ برقرار رہتا ہے۔

<https://www.imf.org/external/np/pp/eng/2014/110614b.pdf>

ورک کے نفاذ پر کام کر رہا ہے (دیکھیے مالی استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات پر باکس 1.1)۔

چارٹ 3.1.10: وعدہ کردہ تمسکات کے لحاظ سے قرضوں کی درجہ بندی



Source: SBP

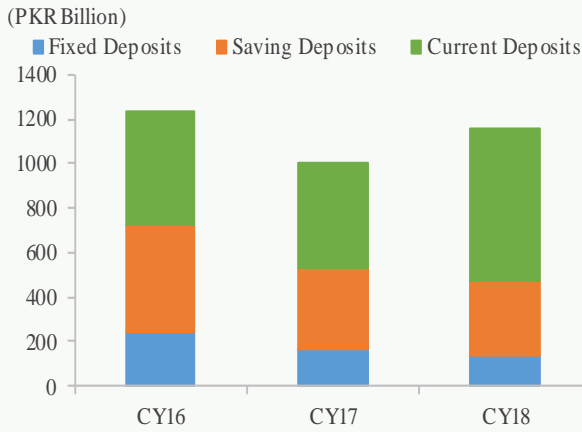
2- امانتیں

ساختی خطرہ بھی کمزور رہا ہے کیونکہ ڈپازٹس بدستور فنڈز کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔۔۔

بینکوں کے لیے امانتوں کی مستحکم نمو کلیدی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ فنڈنگ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ آخر 2018ء تک ڈپازٹس کا مجموعی واجبات میں حصہ 78.0 فیصد اور مجموعی اثاثوں میں 72.4 فیصد ہے۔ 2018ء کے دوران اثاثوں کی توسیع میں امانتوں کا حصہ 92.7 فیصد رہا ہے۔

2018ء کے دوران امانتوں میں 9.5 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا ہے، جو 2008ء کے بعد سے اس کی کم ترین سطح ہے (چارٹ 3.1.11)۔ اس سست رفتاری میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا جو یہ ہیں: (الف) بعض بینکوں کی جانب سے ملکی منافع بخش امانتوں کی نمو کم کرنے کے لیے لاگت میں کٹوتی کی حکمت عملی اختیار کیا جانا (ب) چند بینکوں کی طرف سے بیرون ملک مارکیٹ میں اپنے آپریٹنگز کی نمو محدود کرنا (ج) بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کا مدہم ہوتا ممکنہ اثر (د) انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی فنانسنگ کے خاتمے کے لیے ”اپنے صارف کو پہچانے“ کی شرائط میں مزید سختی کے متعلق ڈپازٹرز کے خدشات اور (ه) سرمایہ کاری کی خالص عرصیت کی تکمیل کے نتیجے میں دستیاب اضافی سیالیت۔

چارٹ 3.1.11: 2018ء میں ڈپازٹس کے بہاؤ کے اجزائے ترکیبی



Source: SBP

زمرے کے لحاظ سے بچتوں اور معین امانتوں میں سست رفتاری نے جاری ڈپازٹس میں اضافے کے اثرات کو ماند کر دیا (چارٹ 3.1.11)۔ بچتوں کی کم از کم شرح کی پالیسی سے بچت ڈپازٹس مہنگے ہو گئے ہیں۔¹²⁴ مزید برآں، معین ڈپازٹس اپنے اثاثوں کی عرصیت کی دوبارہ خاکہ بندی کی وجہ سے بینکوں کو متوجہ نہیں کر سکے، سرمایہ کاریوں (پی آئی بی سے ایم ٹی بی کی جانب) اور قرضوں (معین سرمایہ کاری قرضوں سے قلیل مدتی جاری سرمائے کی مالکاری کی طرف) دونوں لحاظ سے۔

استحکام کے تناظر میں ڈپازٹس کی حجم وار تقسیم بھی اہمیت کی حامل ہے۔ عام طور پر خردہ (چھوٹی) امانتیں زیادہ مستحکم ہوتی ہیں اور بڑے حجم کے ادارہ جاتی ڈپازٹس کے مقابلے میں انہیں تحویل میں رکھنے کی مدت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ زیر جائزہ سال میں 1.0 ملین روپے تک کی چھوٹے اور درمیانے حجم کی خردہ امانتوں میں نمو ہوئی ہے۔ دوسری جانب 10.0 ملین روپے سے زائد کے ڈپازٹس کی نمو میں کمی کاراجان ہے (چارٹ 3.1.12)۔¹²⁵ اس کا سبب ادارہ جاتی ڈپازٹس (این بی ایف آئیز، پی ایس ایز وغیرہ) کے ساتھ ساتھ نجی کاروباری ڈپازٹس خاص طور پر ایشیاسازی کے شعبے کے بہاؤ میں کمی ہے۔

3- باہمی ارتباط (interconnectedness)¹²⁶

بحیثیت مجموعی شعبہ بینکاری کے مربوط ہونے کی سطح تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہی ہے۔ تاہم اجزائے ترکیبی میں تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ 2018ء میں طلبی (بلا ضمانت)

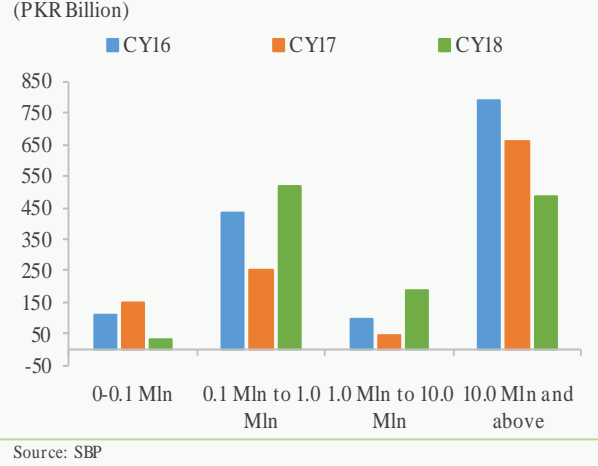
¹²⁴ باہمی ارتباط کی پیمائش دو اظہاریوں سے کی جاتی ہے یعنی (1) بین ایسٹنک طلبی قرض گیری جمع طلبی قرض گیری اور (2) دیگر بین ایسٹنک مالی واجبات جمع اٹالے: مجموعی قرض گیری اور بین ایسٹنک قرض گیری جمع طلبی قرض گیری (مالی ادارہ) منفی طلبی قرض گیری منفی ایسٹنک بینک سے رپو قرض گیری منفی طلبی قرض گیری۔

¹²⁴ بچت امانتوں پر کم از کم شرح برہ راست ایسٹنک بینک کے رپورٹ (یعنی ایسٹنک بینک شرح سود کو ریڈور سے منسلک ہوتی ہے۔ زری پالیسی میں سختی آتی ہے بچت امانتوں پر کم از کم شرح بڑھ جاتی ہے۔
¹²⁵ تقریباً 41.6 فیصد ڈپازٹس بہت بڑے حجم کے ہیں (10 ملین روپے اور زائد)۔

قرض گاری اور قرض گیری کا حجم کم ہو جبکہ دیگر بین الینک واجبات اور اثاثے بڑھ گئے ہیں۔

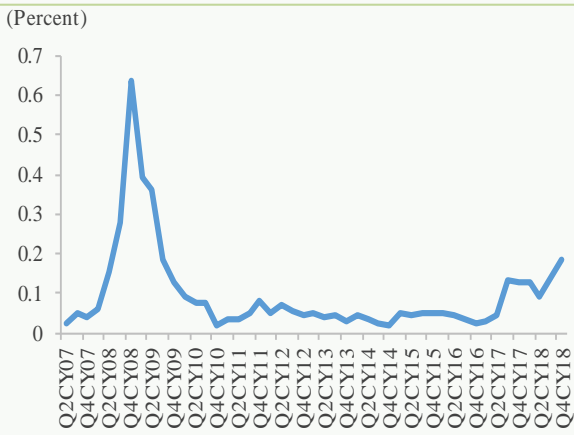
عرصیت کے باعث سیالیت میں کمی آئی ہے۔ تاہم سیال اثاثے جو مجموعی اثاثوں کا 48.7 فیصد اور قلیل مدتی واجبات کا 94.9 فیصد ہیں ابھی تک بینکوں کی کسی بھی قسم کی ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مناسب سطح پر ہے۔¹²⁸ اسی طرح، طلبی اور میعادی واجبات کے مقابلے میں اہل سیال اثاثے 51.8 فیصد کی سطح پر ہیں جو مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت کے لیے 24 فیصد کی مطلوبہ سطح سے کافی زیادہ ہیں (چارٹ 3.1.14)۔ بازل سوم سیالیت کے معیارات کے لحاظ سے بینکوں نے سیالیت کی کوریج کا تناسب 183 فیصد اور خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب 156 فیصد (دونوں 100 فیصد کے کم از کم مطلوبہ تناسب سے کافی زیادہ ہیں) پر برقرار رکھا ہے۔

چارٹ 3.1.12: ڈپازٹس کے حجم و اجزائے ترکیبی



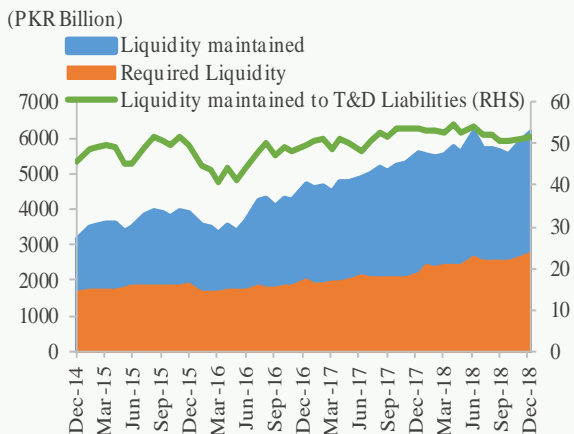
Source: SBP

چارٹ 3.1.13: 5 بڑے بینکوں کی نابدہنگی کی بہ وزن اوسط ایک سالہ امکائیت



Source: Bloomberg and SBP

چارٹ 3.1.14: شعبہ بینکاری کی سیالیت کی پوزیشن



Source: SBP

مالی شعبے میں پیچیدگی کا فقدان مختلف شعبوں سے پیدا ہونے والے نظامی خطرے کے مقابلے میں اندرونی ساختہ استحکام فراہم کرتا ہے۔ شعبہ بینکاری کے اثاثوں میں بین الینک اکتشاف کا حصہ کم ہے کیونکہ امانتیں فنڈنگ کا اہم ذریعہ ہیں۔ بین الینک ریپو قرض گیری میں سے بیشتر انتہائی سیال اور خطرہ قرض سے پاک حکومتی تمسکات کی ضمانت یافتہ ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں، پرکشش تمسکات کی عدم موجودگی اور محدود قرضہ تمسکات کی وجہ سے کم گہرائی کی حامل سرمایہ منڈی متنوع ادارہ جاتی اکتشاف کی رکھتی ہے، جس کے نتیجے میں متنوع شعبہ جاتی نظامی خطرے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

تاہم بڑے حجم والے اداروں کی موجودگی نظامی خطرے کے امکان اور اثرات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ متنوع ادارہ جاتی اکتشاف کے تناظر میں پانچ بڑے بینکوں کی بہ وزن اوسط نابدہنگی کا امکان (مارٹن ماڈل پر مبنی) حال ہی میں آخر 2017ء کے 0.129 فیصد سے بڑھ کر 2018ء کے اختتام تک 0.188 فیصد تک پہنچ گیا ہے (چارٹ 3.1.13)۔¹²⁷ تاہم نابدہنگی کا کم ہونا فاصلہ بی ایس ایس ایم کے تجویز کردہ ان مالی اداروں کی مبادیات میں کمزوری کے بجائے 2018ء کے دوران ایکویٹی مارکیٹ میں بلند تغیر پذیری کے باعث نمودار ہوا ہے (دیکھیے باب 2)۔

4- سیالیت

شعبہ بینکاری کی فنڈ پر مبنی سیالیت میں بیشتر حصہ حکومتی تمسکات کی تحویل پر مشتمل ہے۔ 2018ء کے دوران بینکوں کی جانب سے طویل مدتی پی آئی بیز کی ہولڈنگ کی خالص

¹²⁸ سیال اثاثے ان اجزاء پر مشتمل ہیں (الف) ٹریڈری بینکوں سے نقد اور واجب الادا رقم (ب) دیگر بینکوں کے پاس بیننس (ج) طلبی زر قرض گاری (د) منکوس ریپو قرض گاری اور (ه) تمام حکومتی تمسکات۔

¹²⁷ ماخذ: بلومبرگ۔

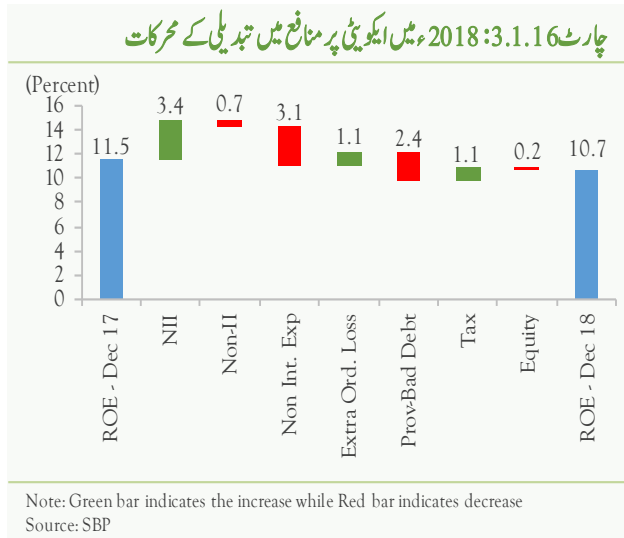
(ب) تسکات کی فروخت سے خالص فائدے میں کمی (ج) منافع منقسمہ (dividend) میں کمی اور (د) انتظامی لاگت کا بڑھنا بشمول دو بڑے بینکوں کی جانب سے غیر معمولی اخراجات برداشت کرنا (مثلاً بلند قانونی اور پیشہ ورانہ چارجز اور واضح فائدے کے پیشن پلان وغیرہ پر خرچ)۔¹²⁹

جدول 3.1.3: بینک کے حجم کے لحاظ سے سیال اثاثے تا مجموعی اثاثے

2014ء	2015ء	2016ء	2017ء	2018ء
51.47	55.38	54.22	54.93	50.17
42.55	51.82	55.87	56.06	50.60
45.86	45.74	42.70	40.06	33.49
48.55	54.10	63.90	60.09	36.14
49.15	53.81	53.73	53.97	48.69

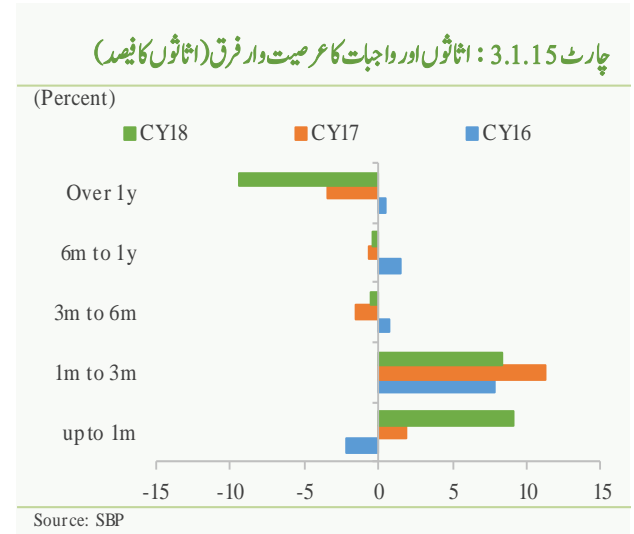
ماخذ: بینک دولت پاکستان

نفع یابی کے تمام اظہاریوں میں معمولی بگاڑ آیا ہے۔ اثاثوں اور ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع 2018ء میں کم ہو کر بالترتیب 0.8 فیصد اور 10.7 فیصد رہ گیا ہے جو 2017ء میں بالترتیب 0.9 فیصد اور 11.5 فیصد تھا (چارٹ 3.1.16)۔ لاگت اور آمدنی کا تناسب 2018ء میں معمولی اضافے کے بعد بڑھ کر 60.1 فیصد پر آ گیا جو 2017ء میں 57.9 فیصد تھا۔ بعد از ٹیکس منافع کی بینک وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2018ء میں نقصان سے دوچار ہونے والے بینکوں کی تعداد بڑھ کر 7 ہو گئی ہے جو 2017ء میں 5 تھی۔ تاہم بحیثیت مجموعی شعبہ بینکاری کی اثاثہ جاتی اساس میں ان بینکوں کا حصہ 3.7 فیصد ہے۔ ان میں سے بیشتر بینک تشکیل نو کے عمل سے گزر رہے ہیں۔



--- بینکوں میں قلیل مدتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے ---

ایم ٹی بیز میں بینکوں کی دوبارہ دلچسپی پیدا ہونے سے 2018ء میں شعبہ بینکاری کے اثاثوں اور واجبات کی عرصیت کے خاکے کی ہیئت بدل چکی ہے (چارٹ 3.1.15)۔ اثاثوں اور واجبات کے فرق سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کی قلیل مدتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صلاحیت میں بہتری آگئی ہے۔ دوسری جانب، 2018ء میں پی آئی بیز کی خالص عرصیت کی وجہ سے ایک سال سے زائد کی عرصیت کا منفی فرق مزید بڑھ گیا ہے۔ تاہم، شرح سود کے مستحکم ہونے سے پی آئی بیز میں بینکوں کی دوبارہ دلچسپی بڑھنے سے اس فرق میں کمی آسکتی ہے۔



تاہم، چھوٹے بینکوں میں ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت میں کمی آئی ہے ---

گذشتہ چند برسوں میں بینکوں (چھوٹے بینکوں) کے نجلی سطح کے دو چوتھائیوں کی سیالیت کے خاکے میں کمزوری کا رجحان ہے (جدول 3.1.3)۔ 2018ء میں چھوٹے اور بہت چھوٹے بینکوں دونوں کی سیالیت کے تناسب میں کافی تیزی سے کمی آئی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں سے کچھ بینکوں نے اپنے آپریٹنگ فنڈنگ کے لیے اپنے سیال اثاثوں کا استعمال کیا ہے۔

5- نفع یابی

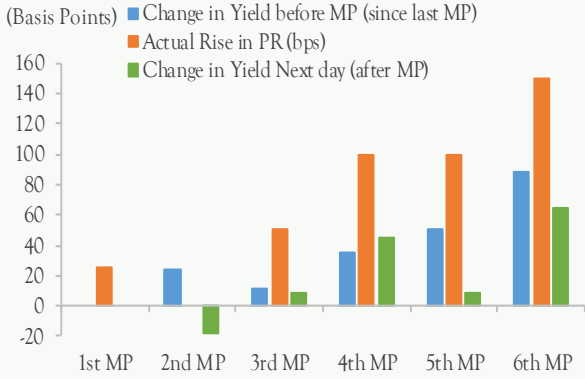
شعبہ بینکاری کی نفع یابی مسلسل دوسرے برس کم ہوئی ہے۔ 2018ء میں 149.6 ارب روپے کا منافع (بعد از ٹیکس) 5.2 فیصد کم ہے۔ اس کمی کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ناقص قرضوں پر تموین کے اخراجات کی بلند سطح اور سرمایہ کاریوں کی قدر میں کمی

¹²⁹ اگرچہ غیر معمولی اثاثے کے اخراجات 2018ء (9.0 ارب روپے) میں 2017ء کے مقابلے میں کم ہیں لیکن یہ ابھی تک اپنے تاریخی رجحان سے کافی بلند ہیں۔

اوسط بلند یافتوں (پیشکش کردہ کوپن نرخوں کے مقابلے میں) کا تقاضا کیا تاکہ پی آئی بیز کی متوقع باز قدر پیمائی کی تلافی ہو سکے۔

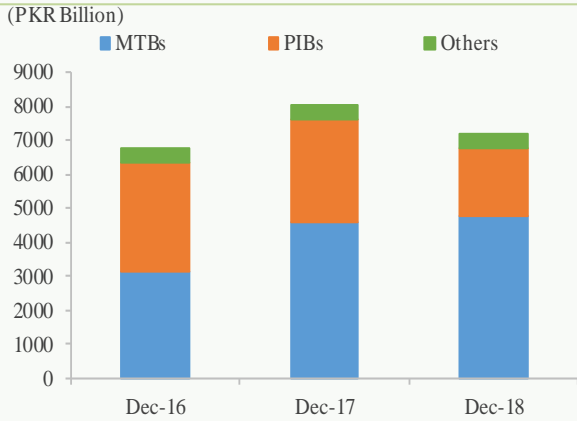
چارٹ 3.1.18: ہرزری پالیسی میں سہ ماہی ایم ٹی بیز اور پالیسی ریٹ پر یافت تا

عرصیت: 2018ء



Source: SBP

چارٹ 3.1.19: حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کی درجہ بندی



Source: SBP

تاہم نفع یابی کے لیے خطرہ قرض کا ابھرنا ایک اہم خدشہ ہے۔۔۔
تموین کے چارجز کی بھاری رقم بینکوں کی بیلنس شیٹ کے سکنے کا باعث بنی ہے۔ غیر فعال قرضوں کے لیے تموین کے چارجز مختص کرنے اور سرمایہ کاریوں کی قدر میں کمی کے بعد خالص سودی آمدنی میں نمو گھٹ کر 2.8 فیصد ہو گئی ہے جو 2017ء میں ہونے والی 3.3 فیصد نمو سے کم ہے۔

بڑھتی ہوئی آپریشنل لاگت۔۔۔

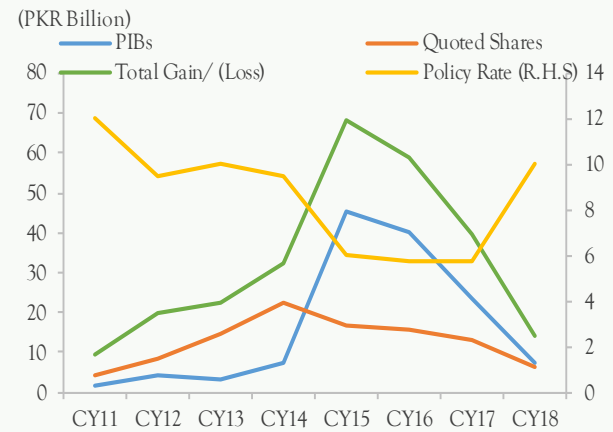
تموین کے چارج کے علاوہ انتظامی اخراجات میں اضافے نے بھی مجموعی منافع کو متاثر کیا ہے۔ شعبہ بینکاری کے انتظامی اخراجات میں 14.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ تین برسوں (2015ء تا 2017ء) میں یہ اوسطاً 7.8 فیصد رہا تھا (جدول 3.1.4)۔ معمول کی عملی

لیکن آمدنی کا بہاؤ بظاہر مستحکم ہو گیا ہے۔۔۔

نفع یابی میں کمی کے باوجود خالص سودی مارجن جو 2017ء میں 3.3 فیصد تھا 2018ء میں بہتری کے بعد 3.4 فیصد پر آ گیا ہے۔ قرضوں میں صحت مند نمو اور 2018ء کی دوسری سہ ماہی میں پالیسی ریٹ بڑھنے سے قرض گاری کی شرحوں میں اضافے نے بینکوں کی سودی آمدنی کو بڑھا دیا ہے کیونکہ خالص سودی مارجن 2017ء کے 2.9 فیصد سے بڑھ کر 2018ء میں 9.2 فیصد ہو گیا ہے۔ مزید برآں، موجودہ واجب الادا قرضوں کی نو قیمت بندی پر شرحوں میں اضافے کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات سے توقع ہے کہ خالص سودی مارجن میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

طویل مدتی حکومتی بانڈز کی وافر مقدار میں عرصیت مکمل ہونے سے کم قدر کے حامل بقیہ تمسکات کی فروخت پر نقصانات کا متوقع حجم بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں محدود ہو سکتا ہے (چارٹ 3.1.17)۔

چارٹ 3.1.17: تمسکات کی فروخت پر حاصل منافع



Source: SBP

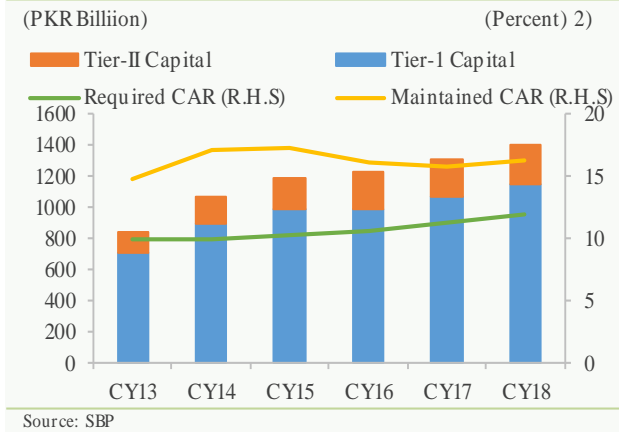
سخت زری پالیسی کے ساتھ بینکوں نے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کی حکمت عملیوں کو اختیار کیا۔۔۔

2018ء کے دوران زری پالیسی کے چھ میں سے پانچ اعلامیوں سے پہلے ہی حکومتی تمسکات پر مارک ٹومار کیٹ یافتوں میں خاصا اضافہ ہو گیا (چارٹ 3.1.18)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہرزری پالیسی کے اعلان سے قبل بینک نرخوں میں مضبوط اضافے کی توقع کر رہے تھے۔

اس منظر نامے میں بینکوں نے زیادہ تر قلیل مدتی تمسکات (سہ ماہی ایم ٹی بیز) میں سرمایہ کاری اور طویل مدتی تمسکات (پی آئی بیز) کی فروخت کو ترجیح دی تاکہ باز قدر پیمائیوں کے خسارے کو محدود رکھا جاسکے (چارٹ 3.1.19)۔ اولین نیلامیوں سے بھی اسی رویے کا اظہار ہوتا ہے جن میں بینکوں نے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کی

2017ء کے دوران 8 ارب روپے) کیا ہے۔ معین اثاثوں اور زرمبادلہ کے ذخائر کی باز قدر پیمائیوں کے باعث سطح دوم کے سرمائے میں کچھ اضافہ ہوا ہے۔¹³¹ بچت کردہ آمدنی میں اضافے نے بھی شعبہ بینکاری کے اہل سرمائے میں ہونے والے مجموعی اضافے میں اپنا حصہ ڈالا ہے، جو مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 4.8 فیصد اضافے کے مقابلے میں 7.7 فیصد بڑھی ہیں اور نتیجتاً شرح کفایت سرمایہ بلند سطح پر پہنچ گئی۔

چارٹ 3.1.20: شعبہ بینکاری کا اہل سرمایہ اور شرح کفایت سرمایہ



Source: SBP

شرح کفایت سرمایہ کی بینک وار تقسیم ادائیگی قرض کی مضبوط پوزیشن ظاہر کرتی ہے کیونکہ بیشتر بینکوں نے اپنی شرح کفایت سرمایہ کو 15 فیصد سے زائد پر برقرار رکھا ہے (جدول 3.1.5)۔ بلند شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں میں بیشتر بڑے اور درمیانے حجم کے مالک ہیں اور شعبہ بینکاری کے اثاثوں کا بڑا حصہ ان کے پاس ہے۔

جدول 3.1.5: بینکوں کی تقسیم بلحاظ شرح کفایت سرمایہ

2018ء	2017ء	2016ء	2015ء	2014ء
18	18	17	19	22
10	11	13	13	12
6	4	4	3	3
34	34	34	35	37

ماخذ: بینک دولت پاکستان

دشواری معاشی اور مالی حالات کے ردعمل میں بینکوں نے خطرہ بہ وزن اثاثوں کی نمو کو محدود رکھا۔۔۔

قرض دینے کی سرگرمیوں میں اچھی نمو (20.0 فیصد) کے باوجود خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں 10.7 فیصد کی سست رفتار سے اضافہ ہوا ہے (چارٹ 3.1.21)۔

¹³¹ تاہم مجموعی باز قدر پیمائی کے ذخائر کا سالانہ بہاؤ دستیاب برائے فروخت تسکات کے باز قدر پیمائی خسارے کی وجہ سے منفی ہو گیا۔

سرگرمیوں سے منسلک لاگتوں کے علاوہ برانچ میں توسیع کی لاگتیں، یکبارگی لاگتیں (جیسے قانونی چارجز، بعد از ریٹائرمنٹ فوائد کے اخراجات) بھی بڑھ چکی ہیں۔ اس کے نتیجے میں انتظامی اخراجات کے معین اور متغیر دونوں اجزائے اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

جدول 3.1.4: انتظامی لاگت کی تفصیل (معین بمقابلہ متغیر)

اوسط نمبر (2015ء تا 2017ء)	نومبر 2018ء	2018ء	2017ء	2016ء	ارب پاکستانی روپے
فیصد	فیصد	131	114	103	الف۔ معین انتظامی مصارف
8.80	15.06	56	48	45	کرایہ، ٹیکس، بیمہ، بجلی وغیرہ
6.82	16.07	28	27	24	فرسودگی
11.52	2.54	23	19	17	مرمت و دیکھ بھال
12.39	21.62	15	11	8	داخشی فائدے کے پلان پر چارج
8.96	37.23	10	9	8	دیگر
6.62	7.42	349	305	264	ب۔ متغیر انتظامی مصارف
7.83	14.13	188	177	164	تنخواہیں، الاؤنس وغیرہ
7.62	6.31	36	4	5	تموین (غیر فعال قرضے اور سرمایہ کاریاں)
-53.69	881.59	18	9	7	قانونی و پیشہ ورانہ چارجز
25.51	97.67	12	12	11	مواصلات
10.91	-0.39	94	104	76	دیگر
16.89	-8.92	480	420	366	مجموعی انتظامی مصارف (الف + ب)
8.01	14.39				

ماخذ: بینک دولت پاکستان

6۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت

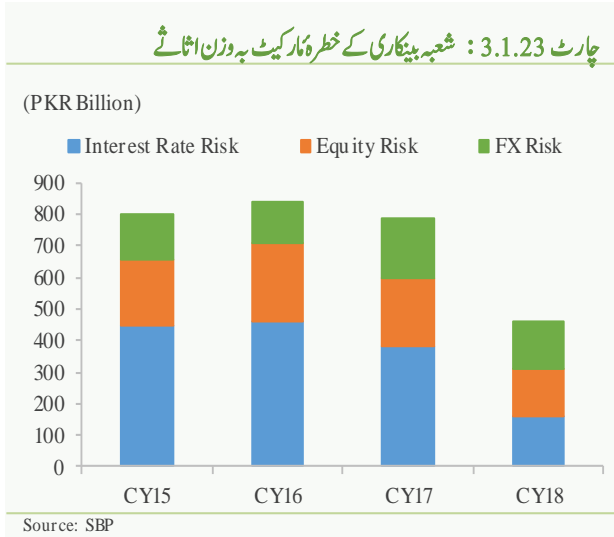
2018ء میں ابھرتے ہوئے خطرات کے باوجود شعبہ بینکاری نے چک کا مظاہرہ کیا ہے۔ بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ آخر 2018ء میں بڑھ کر 16.2 فیصد تک پہنچ گئی جو 2017ء میں 15.8 فیصد تھی، جو کہ 11.9 فیصد کی کم از کم مقامی مطلوبہ سطح اور 10.5 فیصد کے بین الاقوامی نشانے سے کافی زیادہ ہے۔ آخر 2018ء تک سطح اول کی شرح کفایت سرمایہ 13.2 فیصد پر ہے (چارٹ 3.1.20)۔ آخر 2018ء تک شعبہ بینکاری کی لیوریجیہ 4.84 فیصد تناسب اس کی 3.0 فیصد کم از کم مطلوبہ سطح سے کافی زیادہ ہے۔

بینک سرمائے میں اضافے کے لیے کوشاں رہے۔۔۔

بازل سوم کے مرحلہ وار نفاذ کے مطابق بینکوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ آخر 2018ء تک اپنی شرح کفایت سرمایہ کو بڑھا کر 11.9 فیصد (بشمول 1.9 فیصد سرمائے کی حفاظتی حد) کی کم از کم سطح پر لے جائیں۔¹³⁰ اس شرط کو پورا کرنے کے لیے بعض بینکوں نے 2018ء میں 37 ارب روپے تک کے بازل سوم اہل تسکات (جیسے میعاد کارکاری سرٹیفکیٹس، صلکوک وغیرہ) جاری کر کے اضافی سطح اول کے سرمائے میں اضافہ

¹³⁰ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ آخر 2019ء تک اپنی شرح کفایت سرمایہ میں 12.5 فیصد اضافہ کریں۔ پی آر ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2013: <http://www.sbp.org.pk/bprd/2013/C6.htm>

مارکیٹ کے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں خاصی کمی نے خطرہ بہ وزن اثاثوں کی مجموعی نمو کو مزید ماند کر دیا۔ سال کے دوران خطرہ بازار کے بہ وزن اکتشاف میں بڑی کمی خطرہ شرح سود میں ہوئی ہے جس کا سبب پی آئی بی کی عرصیت کی تکمیل ہے۔¹³² ایکویٹی سرمایہ کاریوں پر بینکوں کے اکتشافات میں کچھ کمی نے اس مخصوص جز کے خطرہ منڈی کو بھی کم کر دیا ہے (چارٹ 3.1.23)۔



تاہم آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں مستحکم نمو ہوئی ہے۔ چونکہ بیشتر بینک بنیادی اظہار یہ طرز فکر کو استعمال کر رہے ہیں، اس لیے سالانہ آڈٹ شدہ اوسط آمدنی (گذشتہ تین برسوں کی) آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے۔ پھر بھی یہ جز وقت گزرنے کے ساتھ کم تغیر پذیر رہا ہے۔

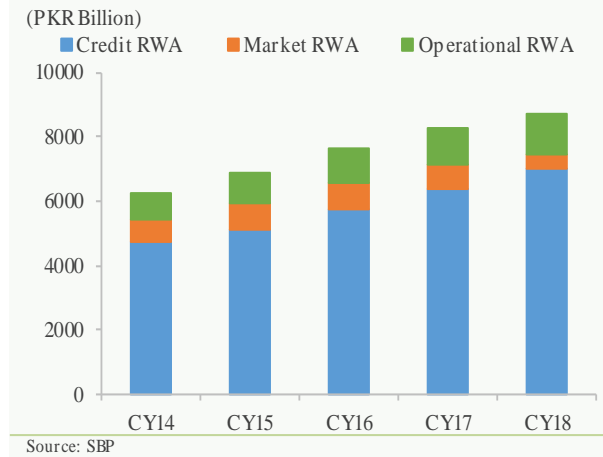
اسٹیٹ بینک نے تین بڑے بینکوں کو ڈی ایس آئی بیز نامزد کر دیا۔۔۔

نظامی خطرے کی متنوع شعبہ جاتی سمت سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2018ء میں نظام کے لحاظ سے اہم ملکی بینکوں (ڈی ایس آئی بیز) کا فریم ورک جاری کیا ہے۔¹³³ اس کے مطابق اسٹیٹ بینک نے تین بڑے بینکوں کو ڈی ایس بیز نامزد کیا ہے۔ ان بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ضابطہ کاری اور نگرانی کی نئی شرائط پوری کریں جن میں اضافی عمومی ایکویٹی سطح اول سرمائے کی شکل میں نقصان جذب کرنے کا بلند سرمایہ جاتی چارج شامل ہے۔¹³⁴

¹³³ اس فریم ورک میں دو مراحل پر مشتمل طرز فکر اختیار کیا گیا ہے: پہلے مرحلے میں مقداری اور معیاری بنیاد پر بینکوں کے ایک نمونے کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ دوسرے مرحلے میں ٹیم، ہم، باہمی ارتباط، تبدل پذیری اور پیچیدگی کے لحاظ سے نمونہ بینکوں میں سے ڈی ایس آئی بیز نامزد کیے جاتے ہیں۔

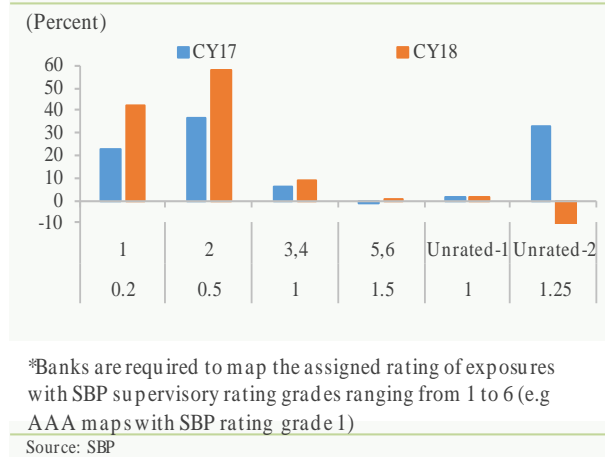
¹³⁴ <http://www.sbp.org.pk/press/2018/Pr-14-Jun-18.pdf>

چارٹ 3.1.21: خطرہ بہ وزن اثاثوں کے اجزائے ترکیبی



اس کی وجہ یہ ہے کہ بینکوں نے قرض گاری کا جزدان غیر درجہ بند اکتشافات (100 فیصد یا 125 فیصد خطرہ بہ وزن کے حامل) سے ایسے درجہ بند زمروں کو منتقل کر دیا ہے، جن کے خطرے کے اوزان کم ہیں (20 فیصد اور 50 فیصد) (چارٹ 3.1.22)۔ خطرے کے انتظام کے تناظر میں اکتشافات کو بہتر درجہ بندی والے زمروں پر منتقل کرنا ایک خوش آئند پیش رفت ہے جس سے بینکوں کے کارپوریٹ صارفین کی نادرہنگی کے کم امکان کی نشاندہی ہوتی ہے۔

چارٹ 3.1.22: اسٹیٹ بینک کے پائلس شدہ گریڈز پر کارپوریٹس کو بینکوں کی قرض گاری میں حصہ



*Banks are required to map the assigned rating of exposures with SBP supervisory rating grades ranging from 1 to 6 (e.g. AAA maps with SBP rating grade 1)

Source: SBP

¹³² کفایت سرمایہ کی گردش کے حوالے سے بازل ہدایات کے تحت طویل مدتی عرصیت کے تمسک پر خطرہ منڈی کی سطح بلند ہوتی ہے۔

شعبہ بینکاری کے انفراسٹرکچر میں بتدریج توسیع ہو رہی ہے۔۔۔

شعبہ بینکاری کا انفراسٹرکچر اور اس کی نمو کارخانہ بینکنوں کی حالیہ صورت حال کے ساتھ ساتھ مستقبل میں نمو کے امکانات کی ایک مفید علامت ہے۔ زیر جائزہ سال میں شعبہ بینکاری کے انفراسٹرکچر میں وسیع البینا اور مستحکم نمو ہوئی ہے یعنی عمارت پر مبنی بینکنوں کی شاخیں، اے ٹی ایم، برقی کارڈز (جدول 3.1.7)۔ وقت گزرنے کے ساتھ آن لائن برانچوں کی تعداد میں اضافہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے کیونکہ اس سے بینکاری کارکردگی میں بہتری آئے گی۔

جدول 3.1.7: شعبہ بینکاری کا انفراسٹرکچر

نمبر	دسمبر 16ء	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء	نومبر 2017ء	نومبر 2018ء
بینکنوں کی مجموعی شاخیں	13,384	13,837	14,322	3.38	3.51
آن لائن برانچ ٹرک	13,107	13,716	14,174	4.65	3.34
اے ٹی ایم	12,253	13,262	14,143	8.23	6.64
پوائنٹ آف سیل مشینیں	50,839	51,886	49,082	2.06	5.4
اے ٹی ایم کارڈز	3,685,228	4,038,377	4,453,766	9.58	10.29
کرڈٹ کارڈ	1,208,763	1,374,073	1,522,366	13.68	10.79
ڈیٹ کارڈ	17,239,545	19,205,793	22,254,919	11.41	15.88
سوشل ویلٹیئر کارڈ	7,846,220	8,494,698	7,231,142	8.26	14.87
ملازمین	189,360	202,015	203,952	6.68	0.96

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مستقبل کے امکانات

شعبہ بینکاری کے امکانات مستقبل کی معاشی صورت حال اور پالیسی اقدامات پر بہت زیادہ منحصر ہیں۔ 2018ء کے آخر اور 2019ء کی پہلی ششماہی میں سخت زری پالیسی قرضوں کی قیمتوں کے از سر نو تعین پر منتج ہو سکتی ہے، جس سے خالص سودی آمدنی میں بہتری سے نفع یابی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔ دوسری جانب، اس سے قرض گیروں میں قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو ممکنہ طور پر نقصان پہنچنے سے خطرہ قرض بڑھ سکتا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں کمی غیر مالی کارپوریٹ شعبے کی کمزور کارکردگی کی عکاس ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ نادرہندگیوں کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔ ”مشکوک“ اور ”غیر معیاری“ زمروں میں شامل غیر فعال قرضے کے ایک بڑے حصے کی درجہ بندی میں کمی بینکنوں کے لیے تموین کے اخراجات میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہذا، آگے چل کر خطرہ قرض کو کلیدی حیثیت حاصل رہے گی۔

نامزد ڈی ایس آئی بیز کے علاوہ پاکستان میں آپریٹ کرنے والے نظام کے لحاظ سے اہم عالمی بینک (جی ایس آئی بیز) اپنے پاکستان میں خطرہ بہ وزن اثاثوں پر اضافی عمومی ایکویٹی سطح اول سرمائے کو برقرار رکھیں گے جو ان متعلقہ جی ایس آئی بیز پر قابل اطلاق سرمائے کے مساوی ہو گا۔

مالی اسباب کے لحاظ سے پاکستان کے شعبہ بینکاری کی عالمی حیثیت مناسب ہے۔۔۔

مختلف ممالک کے مالی اسباب کے اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ ادائیگی قرض کی صلاحیت، سیالیت اور آمدنی کے لحاظ سے پاکستان اطمینان بخش سطح پر ہے (جدول 3.1.6)۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ مسلسل کمی کے باوجود اس کے غیر فعال قرضوں کا تناسب بعض AEs اور EMDEs کے مقابلے میں بلند سطح پر ہے۔ تاہم گذشتہ چند برسوں میں نئے قوانین متعارف کرائے گئے ہیں، جن سے قرضوں کی وصولی کے نظام میں بہتری آنے کی توقع ہے۔¹³⁵ خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب صرف 1.4 فیصد پر ہے، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ خطرہ قرض کے باعث ایکویٹی کے مزید گھٹنے کا امکان کم ہے۔

جدول 3.1.6: مالی اسباب کے ملک اور اظہار ہے

ممالک	شرح کفایت سرمایہ	انتھیشن تناسب	ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس	سیال اثاثوں کا تناسب
پاکستان	16.1	8	0.8	43.1
بگنڈیش	10.9	9.9	0.8	15.8
برازیل	17.7	3.2	1.7	14.8
چین	13.6	1.9	1	22.7
بھارت	15.9	10.3	-0.1	7.9
انڈونیشیا	22.9	2.3	2.5	21.9
ملائیشیا	17.4	1.5	1.4	23.4
سنگاپور	16.5	1.3	1.4	68.3
ترکی	18.1	3	1.9	50.6
کینیڈا	15.2	0.4	1.2	10.5
ڈنمارک	21.3	4.2	0.7	12.1
فرانس	18.4	2.9	0.4	13.5
جرمنی	18.9	1.5	0.4	12.7
جاپان	17	1.1	0.3	29.3
ناروے	22.3	0.7	1.3	8.2
برطانیہ	20.4	1.2	0.5	24
اسرکے	14.7	0.9	0.4	12.9

ماخذ: آئی ایم ایف

¹³⁵ مثلاً، مالی ادارے (مالیات کی بحالی) (ترجمی) ایکٹ 2016ء، کارپوریٹ کمپنیوں کی تشکیل نو ایکٹ 2016ء، مالی اداروں کا محفوظ لین دین ایکٹ 2016ء اور کارپوریٹ بحالی ایکٹ 2018ء۔

بچتوں کی کم از کم شرح میں بھاری اضافے سے ڈپازٹس کی نمو کو بحال کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

نفع یابی میں سست رفتاری کو مد نظر رکھتے ہوئے 2018ء کی طرح 2019ء کے اختتام تک شرح کفایت سرمایہ میں اضافے (حالیہ 11.9 فیصد سے 12.5 فیصد تک) سے بینک بازل سوم کے اہل تمسکات جاری کر کے سرمایہ جمع کرنے پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔ بینک خاص طور پر چھوٹے حجم کے بینکوں کو اپنی سرمائے کی شرائط پوری کرنے کی خاطر سرمایہ بڑھانے کے ٹھوس اور وقت کے پابند منصوبے تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ بینکوں کے مضبوط این ایس ایف آر اور ایل سی آر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بازل سوم کی شرائط پر عملدرآمد کریں گے۔

اسٹیٹ بینک نے بعض ابھرتے ہوئے خطرات کا ادراک کرتے ہوئے ان کا اثر زائل کرنے کے لیے ضابطہ کاری اور نگرانی کے متعدد اقدامات کیے ہیں (دیکھیے باکس 2)۔

خطرہ قرض پیدا ہونے کے مضمرات کے علاوہ شعبہ بینکاری کی نفع یابی کا انحصار ابھرتے ہوئے آپریشنل خطرات اور شرح سود کے تحریکات سے منسلک لاگتوں کو زائل کرنے پر ہے۔ بعض دھچکوں سے نمٹنے کے اقدامات جیسے انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی فناسنگ کے خاتمے سے متعلق قوانین اور قواعد و ضوابط، سائبر حملوں سے نظاموں کو محفوظ بنانا، جعلی / بے نامی کھاتوں سے بچنے کے لیے زیادہ جانچ پڑتال، بیرون ملک آپریشنز کے چینلجز سے نمٹنے کے لیے قانونی معاونت کا حصول وغیرہ، یہ تمام مہنگے ہیں۔ حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کاروبار اور ان پر کمائے گئے سود کا دار و مدار بڑی حد تک شرح سود کے تحریکات پر ہے۔ مزید برآں، مالیاتی اقدامات (جیسے سپر ٹیکس) بھی بینکوں کے بعد از ٹیکس منافع اور ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

سرکاری اور نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی فناسنگ کی ضروریات پوری کرنے کے ضمن میں بینکوں کو اپنی ڈپازٹ جمع کرنے کی استعداد پر دوبارہ توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔